اللہ تعالی کی گواہی

امام ابو محمد السحین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ المتوفی سن 516ھ

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: معالم التنزیل (تفسیر البغوي) 420/1-

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (آل عمران: 18)

(اللہ نے گواہی دی کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر صرف وہ، اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے، نہیں ہے کوئی معبود حقیقی مگر صرف وہ، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے)

اللہ تعالی کا یہ فرمانا کہ: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ کہا گیا کہ یہ آیت نجران کے نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور الکلبی فرماتے ہیں: شام کے احبار میں سے دو احبار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو مدینے کو دیکھ کر کہنے لگے یہ مدینہ کتنا ملتا جلتا ہے اس مدینہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبی آخری زمانے میں نکلیں گے؟ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی صفات سے پہچان لیا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ اور پوچھا: کیا آپ ہی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ فرمایا: ہاں میں ہی محمد اور احمد ہوں۔ انہوں نے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات پوچھیں گے اگر آپ نے ہمیں اس کی خبر دے دی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوچھو۔ انہوں نے کہا: ہمیں کتاب اللہ میں جو سب سے بڑی شہادت (گواہی) ہے اس کے متعلق خبر دیں؟ تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور وہ دونوں اشخاص ایمان لے آئے۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمانا:

https://followingthesunnah.wordpress.com/

﴿شَهِدَ اللّٰهُ﴾ یعنی اللہ تعالی بیان وضاحت فرماتا ہے کیونکہ شہادت وضاحت ہی ہوتی ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے حکم دیا(اور یہ بھی کہا گیا کہ: اللہ تعالی کو علم ہے) اور یہ بھی کہا گیا کہ: اللہ تعالی یہ علم دیتا ہے کہ بلاشبہ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر صرف وہی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے روحوں کو جسموں سے چار ہزار سال پہلے پیدا فرمایا۔ اور رزق کو روحوں سے چار ہزار سال پہلے پیدا فرمایا۔ پس خود اپنے بارے میں گواہی دی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہ جب صرف وہ تھا نہ آسمان تھا، نہ زمین، نہ بر، نہ بحر، تو فرمایا: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾۔

اور یہ فرمان: ﴿وَالْمَلٰٓئِكَةُ﴾ یعنی فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ: اللہ کی گواہی کا مطلب خبر دینا اور اعلان ہے، اور فرشتوں اور مومنین کی گواہی کا مطلب ہے اقرار کرنا۔

اور یہ فرمان: ﴿وَاُولُوا الْعِلْمِ﴾ یعنی انبیاء کرام علیہم السلام۔

اور ابن کیسان فرماتے ہیں یعنی: مہاجرین وانصار۔ اور مُقاتل فرماتے ہیں: اہل کتاب میں سے ایمان لانے والے علماء جیسے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھی۔ اور السدی اور الکلبی فرماتے ہیں: یعنی تمام مومنین علماء۔

﴿قَآئِمًا بِالْقِسْطِ﴾ یعنی عدل کے ساتھ قائم ہے۔ اس آیت کا نظم کچھ یوں ہے کہ "شَهِدَ اللَّهُ قَائِمًا بِالْقِسْطِ" حال ہونے کے سبب منصوب ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ نَصْبٌ عَلَى الْقَطْعِ ہے۔ اور اس فرمان: ﴿قَآئِمًا بِالْقِسْطِ﴾ کا معنی ہے کہ وہ مخلوق کی تدبیر کرنے پر قائم ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص فلاں کام پر قائم ونگہبان ہے۔ یعنی اس کی تدبیر کرنے والا ہے اور اس کے اسباب کی تنفیذ کرنے والا ہے۔ اور فلاں کے حق پر قائم ہے یعنی اس کی جزاء دینے والا ہے۔ اللہ تعالی مدبر ہے، رزاق ہے اور اعمال کی جزاء دینے والا ہے۔

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(نہیں ہے کوئی معبود حقیقی مگر صرف وہ، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے)۔